علامہ محمد اقبالؒ

(۹۔نومبر۱۸۷۷ء۔۲۱۔اپریل ۱۹۳۸ء)

علامہ محمد اقبالؒ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ اِبتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ انٹر سکاچ مشن کالج سے کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور ایم اے کیا۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں کچھ عرصہ ملازمت کرنے کے بعد انگلستان چلے گئے۔ لندن سے بار ایٹ لا کرنے کے بعد جرمنی سے پی ایچ ڈی کی۔ واپس آ کر وکالت کرتے رہے۔ ۱۹۳۸ء میں فوت ہوئے۔ لاہور میں شاہی مسجد کے باہر آسودۂ خاک ہیں۔

علامہ محمد اقبالؒ ہمارے قومی اور ملّی رہنما ہیں۔ اردو اور فارسی زبان کے عظیم شاعر ہونے کے علاوہ ایک مفکر اور فلسفی کی حیثیت سے بھی مشہور ہیں۔ وہ بیسویں صدی میں اسلامی نِشاۃِ ثانیہ کے ایک بڑے علم بردار تھے۔ انھوں نے اپنے فکروفن سے مشرق ومغرب کے ادیبوں، شاعروں اور عام لوگوں کو بہت متاثر کیا۔ ان کی نظم ونثر کے تراجم تیس زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ اردو اور فارسی کلام کے علاوہ ان کا نثری سرمایہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

اقبالؒ کی تصانیف میں علم الاقتصاد، مکاتیبِ اقبال، انوارِ اقبال، خطباتِ اقبال، فارسی شعری مجموعے اسرارو رموز، پیامِ مشرق، زبورِ عجم، جاوید نامہ، پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق، اور اردو مجموعہ ہائے کلام میں بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم اور ارمغانِ حجاز (اس میں فارسی کلام بھی شامل ہے) متعدد مرتبہ شائع ہو چکے ہیں۔ اقبالؒ کے خطوط کے مختلف مجموعے شائع ہوئے ہیں۔ ان میں کلیاتِ مکاتیبِ اقبال جو بھارت سے پانچ جلدوں میں شائع ہوئی ہے، زیادہ اہم ہے۔

فاطمہ بنتِ عبداللہ

(عرب لڑکی جو طرابلس کی جنگ میں غازیوں کو پانی پلاتی ہوئی شہید ہوئی)

تدریسی مقاصد

۱۔ طلبہ کو اقبال کی شاعری کے فنی محاسن اور عظمت سے آگاہ کرنا۔

۲۔ طلبہ میں جذبۂ حُبُّ الوطنی پیدا کرنا۔

۳۔ طلبہ کو ایک مثالی مسلمان لڑکی کے کردار سے آگاہ کرنا۔

فاطمہ! تُو آبروئے اُمّتِ مرحوم ہے
ذرّہ ذرّہ تیری مُشتِ خاک کا معصوم ہے

یہ سعادت حُورِ صحرائی ! تری قسمت میں تھی
غازیانِ دیں کی سقّائی تری قسمت میں تھی

یہ جہاد اللّٰہ کے رستے میں بے تیغ و سپر!
ہے جسارت آفریں شوقِ شہادت کس قدر!

یہ کلی بھی اس گلستانِ خزاں منظر میں تھی
ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی!

اپنے صحرا میں بہت آہُو ابھی پوشیدہ ہیں
بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں!

فاطمہ! گو شبنم افشاں آنکھ تیرے غم میں ہے
نغمۂ عشرت بھی اپنے نالۂ ماتم میں ہے

رقص تیری خاک کا کتنا نشاط انگیز ہے!
ذرّہ ذرّہ زندگی کے سوز سے لبریز ہے

ہے کوئی ، ہنگامہ تیری تربتِ خاموش میں
پل رہی ہے ایک قومِ تازہ اس آغوش میں

تازہ انجم کا فضائے آسماں میں ہے ظہور
دیدۂ انساں سے نامحرم ہے جن کی موجِ نور

جن کی تابانی میں اندازِ کُہن بھی، نَو بھی ہے
اور تیرے کوکبِ تقدیر کا پرتو بھی ہے

(کلیاتِ اقبال اُردو)

مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیے:

(الف) ''برسے ہوئے بادل'' سے کون مراد ہے؟

(ب) شاعر نے نظم کے پہلے شعر میں مرحومہ کو کیسے خراجِ تحسین پیش کیا ہے؟

(ج) فاطمہ کو ''راکھ میں دبی ہوئی چنگاری'' کیوں کہا گیا ہے؟

(د) نظم میں ''تازہ انجم کے ظہور'' کا مفہوم واضح کریں۔

(ہ) آنکھ کی شبنم افشانی سے کیا مراد ہے؟

۲۔ نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

۳۔ متن کو ذہن میں رکھ کر درست جواب پر نشان (✓) لگائیے:

(الف) نظم ''فاطمہ بنتِ عبداللہ'' کس شاعر کی تخلیق ہے؟

(i) علامہ محمد اقبالؒ (ii) حفیظ جالندھری (iii) ظفر علی خاں (iv) احسان دانش

(ب) یہ نظم کس مجموعۂ کلام سے لی گئی ہے؟

(i) بانگِ درا (ii) بالِ جبریل (iii) ضربِ کلیم (iv) ارمغانِ حجاز

(ج) فاطمہ بوقتِ شہادت کس فرض کی ادائیگی میں مصروف تھی؟

(i) پانی پلانے میں (ii) مرہم پٹی کرنے میں (iii) مریضوں کی دیکھ بھال کرنے میں (iv) نماز پڑھنے میں

(د) شاعر نے فاطمہ کو حور کہا ہے:

(i) صحرائی (ii) ارضی (iii) آسمانی (iv) جنت

(ہ) ''اپنی خاکستر'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(i) سرزمینِ طرابلس (ii) سرزمینِ پاک و ہند (iii) اُمتِ مُسلِمہ (iv) سرزمینِ سیالکوٹ

۴۔ درجِ ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں:

سقائی، خاکستر، نشاط، جسارت، ذرہ، تربت، سپر

۵۔ دیدۂ انساں سے شاعر کی مراد کیا ہے؟

۶۔ نظم کا متن ذہن میں رکھ کر مصرعے مکمل کریں:

(الف) ذرہ ذرہ تیری_ _ _ _ _ _ _ _ _ خاک کا معصوم ہے

(ب) یہ جہاد اللہ کے رستے میں بے_ _ _ _ _ _ _ _ وسپر

(ج) ہے جسارت آفریں شوقِ شہادت_ _ _ _ _ _ _ _ !

(د) رقص تیری خاک کا کتنا_ _ _ _ _ _ _ _ _ ہے

(ہ) دیدۂ انساں سے نامحرم ہے جن کی_ _ _ _ _ _ _ _ _

۷۔ درجِ ذیل مرکّبات کا مختصر مفہوم لکھیں:

مُشتِ خاک، بے تیغ وسپر، شبنم افشاں، نغمۂ عشرت، نالۂ ماتم، دیدۂ انساں

۸۔ متن کو ذہن میں رکھ کر کالم (الف) کا ربط کالم (ب) کے الفاظ سے کریں:

کالم (الف)	کالم (ب)
تیغ	خزاں
حُور	خاموش
گلستاں	سپر
فضا	صحرائی
تُربت	شہادت
شوق	آسماں

سرگرمیاں

۱۔ بانگِ درا میں ''بلالؓ'' کے عنوان سے دو نظمیں ہیں، ان کا مطالعہ کیا جائے۔

۲۔ چند طلبہ اس نظم کو مل کر خوش الحانی سے پڑھیں۔

۳۔ نظم پڑھنے کے بعد اپنے اپنے تاثّرات کاپیوں پر قلم بند کریں۔

اساتذہ کرام کے لیے

۱۔ طلبہ کو علامہ محمد اقبالؒ کی طویل نظموں ''شکوہ'' اور ''جوابِ شکوہ'' کے بارے میں بتائیں۔

۲۔ طلبہ پر ملّت اور قوم کا فرق واضح کریں۔

۳۔ کسی خوش آواز طالب علم سے ''خودی کا سِرِّ نہاں......'' پڑھوائیں۔

۴۔ طلبہ کو خلافتِ عثمانیہ، جنگِ طرابلس اور جنگِ بلقان کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔

☆☆☆